۷۸۶

25489
۳/۲۲

محترمی و مکرمی جناب مفتی صاحب دارالافتاء دارالعلوم کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض یہ ہے کہ میرا نکاح مورخہ 11-3-2016 کو مسمی محمد اکاف ولد محمد اقبال کے ساتھ ۵ تولہ سونا حق مہر کے طور پر ہوا تھا ۵ تولہ میں سے ۲ تولہ سونا لیدا دا کر دیا تھا جو کہ اس وقت سسر صاحب کے پاس رکھا ہوا ہے۔ بقیہ ۳ تولہ ابھی تک ادا نہیں کیا ہے۔

اور آج سے تقریباً دو ماہ قبل چھوٹی سی بات پر میرے شوہر نے مجھے حسب ذیل الفاظ دے طاہرہ مجھے ایک طلاق طاہرہ مجھے دو طلاق، طاہرہ مجھے تین طلاق، سے تین طلاقیں دیدی ہے۔

① اب سوال یہ ہے کہ مذکورہ صورت میں کتنی طلاقیں واقع ہوئی ہے؟ شوہر کا حکم میں ہوں گی۔ میرے دو بچے بھی ہیں بچوں کی پرورش اور اخراجات کس کے ذمہ لازم ہے؟ ② حق مہر کا بقایا میں کتنا حکم ہے؟

عرضگذار

طاہرہ بنت محسن

0323 2902280

پتہ: ضیاء کالونی گلشن 13 گلی 4

طاہرہ

(نوٹ کا نام:- محمد اکاف)

دار الافتاء
۲۵/۲۲۵

۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداًومصلیاً

(۱)۔۔۔اگر یہ بیان درست ہے اور واقعۃً آپ کے شوہر نے آپ کو یہ الفاظ کہے ہیں کہ " طاہرہ تجھے ایک طلاق، طاہرہ تجھے دو طلاق، طاہرہ تجھے تین طلاق "تو یہ الفاظ کہتے ہی آپ پر تین طلاقیں واقع ہو کر حرمتِ مغلظہ ثابت ہوگئی ہے، اب رجوع نہیں ہو سکتا اور حلالہ شرعیہ کے بغیر آپس میں دوبارہ نکاح بھی نہیں ہو سکتا۔

قال الله تبارك و تعالى:

{فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ} [البقرة : ٢٣٠]

الهداية في شرح بداية المبتدي – (٢ / ٢٥٧)

وإن كان الطلاق ثلاثا في الحرة أو ثنتين في الأمة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها أو يموت عنها۔

(۲)۔۔۔ صورتِ مسئولہ میں لڑکے کی عمر سات سال ہونے تک اور لڑکی کے بالغ ہونے تک ان کی پرورش کا حق آپ (والدہ) کو حاصل ہے، بشرطیکہ اس دوران آپ کوئی ایسا کام نہ کریں جس کی وجہ سے آپ کا حقِ پرورش ساقط ہو جائے، مثلاً: آپ کسی ایسے شخص سے شادی کر لیں جو بچوں کے حق میں ذی رحم محرم نہ ہو۔ اگر ایسا کیا تو آپ کا حقِ پرورش ختم ہو جائے گا اور یہ حقِ پرورش بچوں کی نانی کو ملے گا، اگر نانی زندہ نہ ہو یا وہ پرورش سے انکار کر دے تو پھر حقِ پرورش دادی کو ملے گا۔ نیز پرورش کی مدت پوری ہونے کے بعد والد اپنے بچوں کو لے سکتا ہے۔

واضح رہے کہ اگر بچوں کا اپنا ذاتی مال موجود نہ ہو تو ان کا نان ونفقہ بہر حال والد کے ذمہ واجب ہے۔

الدر المختار – (٣ / ٥٦٦)

(والحاضنة) أما أو غيرها (أحق به) أي بالغلام حتى يستغني عن النساء وقدر بسبع وبه يفتى لأنه الغالب - ولو اختلفا في سنه فإن أكل وشرب ولبس واستنجى وحده دفع إليه ولو جبرا وإلا لا (والأم والجدة) لأم أو لأب (أحق بها) بالصغيرة (حتى تحيض) أي تبلغ في ظاهر الرواية .

الفتاوى الهندية – (١ / ٥٤١)

أحق الناس بحضانة الصغير حال قيام النكاح أو بعد الفرقة الأم إلا أن تكون مرتدة أو فاجرة غير مأمونة كذا في الكافي..... وكذا لو كانت سارقة أو مغنية أو نائحة فلا حق لها هكذا في النهر الفائق..... وإن لم يكن له أم تستحق الحضانة بأن كانت غير أهل للحضانة أو متزوجة بغير محرم أو ماتت

فأم الأم أولى من كل واحدة، وإن علت، فإن لم يكن للأم أم فأم الأب أولى ممن سواها، وإن علت كذا في فتح القدير.

البحر الرائق، دارالكتاب الاسلامي – (٤ / ٢١٨)

وأن الأب ينفرد بتحمل نفقة الولد ولا يشاركه فيها أحد۔

(۳)۔۔۔صورتِ مسئولہ میں اگر واقعۃً شوہر نے حق مہر میں سے باقی آدھا تولہ سونا ابھی تک ادا نہیں کیا ہے، تو اُس کی ادائیگی شوہر کے ذمہ لازم ہے۔

رد المحتار – (١٠ / ٢١٥)

وفي الصحيح يلزم المهر بمجرد العقد ، ويتأكد بالخلوة والموت ولو بدون وطء۔

.....واللہ سبحانہ وتعالیٰ اَعلم.

الجواب صحیح
بندہ محمود اشرف غفر اللہ لہ
مفتی دارالافتا جامعہ دارالعلوم کراچی
١٩/ ربیع الاول/ ١٤٤١ھ
17/ نومبر/ ٢٠١٩ء

زاہد اللہ
زاہد اللہ وزیرستانی
دارالافتا جامعہ دارالعلوم کراچی
١٩/ ربیع الاول/ ١٤٤١ھ
17/ نومبر/ ٢٠١٩ء

الجواب صحیح
شاہ محمد تفضل علی عفی عنہ
٢٢/ ٣/ ١٤٤١ھ

الجواب صحیح
محمد طاہر نمرا
٢٠/ ٣/ ١٤٤١ھ